66621 ـ بیوی کا رمضان میں عبادت کے لیے خاوند سے دور رہنا

سوال

رمضان المبارک میں عبادت اور اللہ کا قرب حاصل کرنے میں مشغول بیوی کا اپنے خاوند کے قریب جانے سے انکار کرنے کے بارہ میں شرعی حکم کیا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

ماہ رمضان عبادت گزاروں کے لیے ایک عظیم موسم ہے کہ وہ عبادت زیادہ سے زیادہ کر کے اللہ کا قرب حاصل کریں، اور گنہگاروں کے لیے ایک عظیم موقع ہے کہ وہ اپنے گناہوں اور معاصی سے اجتناب کر کے اپنے مالک و پروردگار کے ساتھ تعلق کو مضبوط بنائیں، اور کثرت سے اطاعت کریں تا کہ وہ ایک نئی زندگی شروع کریں جس میں گناہ و معصیت کی بجائے نیکی و بھلائی ہو.

احادیث میں اس ماہ مبارک میں روزے رکھنے اور اعتکاف کرنے اور قیام کرنے کی بہت ساری فضیلت وارد ہے، اسی طرح ماہ رمضان میں لیلۃ القدر بھی پائی جاتی ہے جسے اللہ سبحانہ و تعالی نے ایک ہزار راتوں سے بہتر بنایا ہے.

اس بنا پر اگر کوئی اس ماہ مبارک کو موقع غنیمت جان کر اپنے پروردگار کی اطاعت و فرمانبرداری میں یکسو ہونا چاہتا ہے اور زیادہ عبادت کرنا چاہے تو اس پر انکار نہیں کرنا چاہیے، کیونکہ اس ماہ مبارک میں نفس قرآن مجید کی تلاوت کرنے اور اللہ و رحمن کی اطاعت و فرمانبرداری کرنے کے لیے تیار ہوتا ہے، چاہے مرد ہو یا عورت سب کے ہاں اللہ کی اطاعت کا جذبہ موجزن ہوتا ہے.

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جس نے بھی ایمان و احتساب یعنی اجروثواب کے حصول کی نیت سے ماہ رمضان میں قیام کیا اس کے پچھلے سارے گناہ معاف کر دي جاتے ہیں "

صحیح بخاری حدیث نمبر (37) صحیح مسلم حدیث نمبر (760).

دوم:

عورت کے لیے جاننا ضروری ہے کہ یہ جاننا ضروری ہے کہ خاوند کے اپنی بیوی پر بہت عظیم حقوق ہیں، اس لیے انہیں خاوند کے ان حقوق کو دیوار پر نہیں مارنا چاہیے، اور نہ ہی اس کے لیے ایسی عبادت کرنی چاہیے جو خاوند کے حقوق کے متعارض ہوں.

عبد اللہ بن اوفی رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے عورت اپنے پروردگار کے حقوق اس وقت تك ادا نہیں کر سکتی جب تك کہ وہ اپنے خاوند کے حقوق ادا نہ کرے، اور اگر خاوند اسے چاہے اور بلائے اور بیوی پالان پر بھی ہو تو یہ اسے خاوند کی بات ماننے کے لیے مانع نہیں "

سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (1853) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح الترغیب حدیث نمبر (1938) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

" القت " اونٹ کے لیے پالان " اس کا معنی یہ ہے کہ عورتوں کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خاوند کی اطاعت پر ابھارا ہے، کہ عورت کے لیے اس حالت میں بھی انکار کرنا جائز نہیں تو باقی حالات میں کیسے جائز ہو گا ؟

دیکھیں: حاشیۃ السندی ابن ماجہ.

خاوند کے عظیم حق کی بنا پر ہی کچھ عبادات کرنے سے قبل عورت کو حکم دیا گیا ہے کہ اس اپنے خاوند سے اجازت حاصل کرے، کیونکہ ہو سکتا ہے یہ خاوند کے حقوق کے ساتھ متعارض ہوں، ان میں بعض نفلی عبادات درج ذیل ہیں:

- نفلی روزہ:

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" خاوند کی موجودگی میں کسی بھی عورت کے لیے خاوند کی اجازت کے بغیر نفلی روزہ رکھنا جائز نہیں "

صحیح بخاری حدیث نمبر (4896) صحیح مسلم حدیث نمبر (1026).

امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" یہ اس نفلی اور مندوب روزے پر محمول ہے جو کسی خاص زمن کے ساتھ معین نہیں، اور یہ نہی تحریم کے لیے

ہمارے اصحاب کا یہی کہنا ہے، اس کا سبب یہ ہے کہ خاوند کو سب ایام میں بیوی سے استمتاع کا حق حاصل ہے، اور خاوند کا حق واجب اور فوری ہے اس سے یہ حق کسی نفلی اور مندوب چیز یا پھر ایسی واجب جو تاخیر پر واجب ہو کے ساتھ ختم نہیں کیا جا سکتا " انتہی

دیکھیں: شرح مسلم (7 / 115).

ـ مسجد میں جانا:

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جب تم میں سے کسی کی بیوی مسجد جانے کی اجازت مانگے تو وہ اسے منع نہ کرے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (4940) صحیح مسلم حدیث نمبر (442).

سوم:

خاوند کو بھی اپنی بیوی کے بارہ میں اللہ سے ڈرنا چاہیے اور وہ اس کی طاقت سے زیادہ اسے مکلف نہ کرے، کیونکہ دیکھا گیا ہے اکثر مرد حضرات بیوی کو دن کے وقت کھانے پکانے میں مصروف رکھتے ہیں، اور رات کو میٹھا بنانے میں، تو اس طرح بیوی کے دن و رات ضائع ہوتے ہیں، نہ تو وہ دن کے وقت نفلی روزے رکھنے کی فرصت پاتی ہے، اور نہ ہی رات کے وقت عبادت و قیام کی.

کیونکہ بیوی کا اپنے خاوند پر حق حاصل ہے کہ بیوی کو بھی اس ماہ مبارک میں اطاعت کرنے دی جائے، نہ تو خاوند اسے ماہ مبارک میں قرآن مجید کی تلاوت کرنے سے منع کرے اور نہ ہی رات کو قیام کرنے سے، بلکہ اس سلسلہ میں انہیں پروگرام بنانا چاہیے تا کہ خاوند اور اللہ سبحانہ و تعالی کی اطاعت و عبادات کے حق میں تعارض نہ ہونے پائے، یہ تو نفلی عبادات میں ہے، لیکن فرضی عبادات میں خاوند کو بالکل روکنے کا حق حاصل نہیں.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تو اپنی بیویوں کے ساتھ اس طرح حسن معاشرت کرتے تھے کہ جب ماہ رمضان کا آخری عشرہ شروع ہوتا تو آپ اپنی کمر کس لیتے اور بیویوں کو عبادت و اطاعت پر ابھارتے.

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ:

" جب ماہ رمضان کا آخری عشرہ شروع ہو جاتا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی کمر کس لیتے اور راتوں کو بیدار رہتے اور اپنی بیویوں کو بھی بیدار کرتے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (1920) صحیح مسلم حدیث نمبر (1174).

جب خاوند اور بیوی دونوں کو ہی ایك دوسرے کے حقوق کا علم ہو گا تو پھر غالب طور پر جھگڑا وغیرہ سے اجتناب رہتا ہے اور دونوں ہی راحت پاتے ہیں، اور جب انہیں علم ہو جائے کہ اس طرح کے مواقع تو ان کی زندگی میں بار بار نہیں آئینگے بلکہ بہت کم مواقع حاصل ہوتے ہیں تو وہ ماہ رمضان کے ایام و راتوں کو موقع غنیمت جانتے ہوئے عبادت میں مصروف رہیں گے.

اللہ سبحانہ و تعالی سے دعا ہے کہ وہ آپ دونوں کے دلوں میں الفت و محبت پیدا کرے، اور اطاعت و فرمانبرداری میں آپ کا ممد و معاون ہو.

واللہ اعلم .